حضور تاج الشریعہ

عربی تصانیف کا تعارف

از قلم

علامہ طارق انور مصباحی صاحب

مدیر ماہنامہ پیغام شریعت دہلی

تاج الشریعہ فاؤنڈیشن

/muftiakhtarrazakhan
/muftiakhtarrazakhan1011
/muftiakhtarraza
+92 334 3247192

www.muftiakhtarrazakhan.com

وارثِ علومِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ

نبیرۂ حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ جانشین مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ

جگر گوشۂ مفسر اعظم رحمۃ اللہ علیہ شیخ الاسلام والمسلمین قاضی القضاۃ تاج الشریعہ

مفتی محمد اختر رضا خان قادری ازہری رحمۃ اللہ علیہ

اور خانوادۂ اعلیٰ حضرت کے دیگر علمائے کرام

کی تصنیفات اور حیات و خدمات کے مطالعہ

کے لئے وزٹ کریں

www.muftiakhtarrazakhan.com

/muftiakhtarrazakhan

/muftiakhtarrazakhan1011

/muftiakhtarraza

+92 334 3247192

تاج الشریعہ فاؤنڈیشن

www.muftiakhtarrazakhan.com

حضور تاج الشریعہ

عربی تصانیف کا تعارف

از قلم:

علامہ طارق انور مصباحی صاحب
مدیر ماہناہ پیغام شریعت دھلی

آن لائن پیشکش

تاج الشریعہ فاؤنڈیشن، کراچی، پاکستان

www.muftiakhtarrazakhan.com

حضور تاج الشریعہ: عربی تصانیف کا تعارف

وارث علوم اعلیٰ حضرت، جانشین مفتی اعظم ہند، فخر ازہر، قاضی القضاۃ فی الہند، محقق لاثانی، عالم ربانی حضور تاج الشریعہ حضرت علامہ مفتی اختر رضا خاں ازہری علیہ الرحمۃ والرضوان ایک تاریخ ساز، نادر روزگار، منفرد و یگانہ شخصیت اور علم و عمل کے مجمع البحرین کا نام ہے۔ آپ کا ظاہر و باطن ہر دو یکساں تھا۔ حق گوئی وحق شناسی آپ کا وصف خاص تھا۔ آپ نے زندگی بھر دینی و علمی، تعمیری و تبلیغی، اشاعتی و تحریکی خدمات انجام دیں۔ آپ کی حیات و خدمات کی متعدد جہات ہیں۔ قلمکاران و محررین حتی الامکان ان جہات عالیہ سے قوم کو روشناس کرانے کے لیے قرطاس و قلم سنبھال چکے ہیں اور جلد ہی ہزاروں صفحات قوم کو نظر نواز ہونے والے ہیں۔

۳۰/اگست ۲۰۱۸ء مطابق ۱۸: ذی الحجہ ۱۴۳۹ھ کو جامعۃ دراسات الرضا (بریلی شریف) میں عرس چہلم ہے۔ عرس چہلم کے موقع پر ہندوستان بھر سے دو درجن سے زائد خاص نمبر حضور تاج الشریعہ قدس سرہ العزیز کی حیات و خدمات سے متعلق شائع ہو رہے ہیں۔ یہ بھی ایک تاریخ ساز مرحلہ ہے۔ کسی عظیم فرد کی وفات پر بیک وقت اتنے خصوصی مجموعے شائع ہوتے ہم نے کبھی نہیں دیکھا تھا، نہ کبھی سنا تھا۔ آپ بروز منگل ۱۴: ذی قعدہ ۱۳۶۱ھ مطابق ۲۳ نومبر ۱۹۴۲ء کو بریلی شریف میں پیدا ہوئے۔ بروز جمعہ بعد نماز مغرب ۷/ذی قعدہ ۱۴۳۹ھ مطابق ۲۰/جولائی ۲۰۱۸ء کو واصل الی اللہ ہوئے۔

www.muftiakhtarrazakhan.com

دنیا بھر کے سنی مسلمانوں سے ربط باہمی کی تدبیر

سواد اعظم اہل سنت و جماعت کے وابستگان ساری دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں۔ جب ربط باہمی کے زیادہ وسائل نہیں تھے، تب دنیا بھر کے اہل سنت و جماعت کسی نہ کسی طرح ایک دوسرے سے آشنا اور کچھ نہ کچھ ربط و تعلق رکھتے تھے۔ آج ذرائع و وسائل بہت زیادہ ہو گئے۔ دور دراز ممالک تک بذریعہ فلائٹ چند گھنٹوں میں پہنچا جا سکتا ہے۔ موبائل، انٹرنیٹ، الیکٹرانک میڈیا و پرنٹ میڈیا، سوشل میڈیا کے ذریعہ چند لمحوں میں اپنی بات ساری دنیا تک پہنچائی جا سکتی ہے، یا کسی سے رابطہ کیا جا سکتا ہے۔ ایسی صورت حال میں دنیا بھر کے اہل سنت و جماعت کا باہمی ربط و تعلق انتہائی آسان ہو جاتا ہے۔ ہمیں اس جانب توجہ دینی چاہئے اور ربط باہمی کی کوشش کرنی چاہئے۔

اعلیٰ حضرت قدس سرہ العزیز کی مختلف کتابوں اور فتاویٰ پر اس عہد کے علمائے عرب کی تصدیقات وتقریظات ہیں ،مثلاً الدولۃ المکیۃ بالمادۃ الغیبیہ، فتاوی الحرمین برجف ندوۃ المین، حسام الحرمین علیٰ منحر الکفر و المین وغیرہ پر علمائے عرب کی تائیدات وتصدیقات موجود ہیں۔ ان علمائے کرام کے وابستگان و متعلقین، تلامذہ ومعتقدین کچھ نہ کچھ موجود ہوں گے۔ ہمیں ان سے رابطہ کر کے دنیا بھر کے سواد اعظم کے مابین ربط باہمی کو فروغ دینا چاہئے۔ غیروں نے تو ان لوگوں کو قتل کرانے کی کوشش کی، جنھوں نے اعلیٰ حضرت قدس سرہ القوی کے فتاویٰ کی تصدیق کی تھی۔ ایسی صورت میں ہمیں اپنے تعلق والوں سے تعلقات کو تازہ کرتے رہنا چاہئے۔

حضرت شیخ شفیع میاں ابن شیخ سید میاں علوی قادری، ساکن ماتر کھیڑہ گجرات نے حسام الحرمین کی تصدیق کرتے ہوئے تحریر فرمایا:

"افسوس اور ہزار افسوس کہ وثوق سے معلوم ہوا ہے کہ حسام الحرمین شریف کے مقرظین

ومصدقین میں سے جو باقی تھے، یا ان کی اولاد میں سے بچے رہ گئے تھے،ان کو اس بڑھوتی عمر میں خلیل احمد انبیٹھوی علیہ ما یستحقہ نے جا کر اپنے آقائے نعمت ابن سعود مردود سے کہہ کر شہید کرادیا: انا للہ و انا الیہ راجعون - و اشد مقت اللّٰہ علی کل کافر ملعون"۔

(الصوارم الہندیہ ص ۱۱۷ - دارالعلوم رضائے خواجہ: اجمیر شریف)

عربی اور انگریزی تصانیف کے اسباب وعلل

اہل ہند اردو زبان سمجھتے ہیں۔ اردو رسائل وکتب سے اہل ہندو پاک بخوبی استفادہ کرسکتے ہیں۔ حضورتاج الشریعہ علیہ الرحمۃ والرضوان نے بہت سی کتابیں اردو زبان میں تحریر فرمائیں،اسی طرح عربی اور انگریزی میں بھی بہت سی مستقل تصانیف ہیں۔عرب ممالک اور ایشیا کے علاوہ دیگر براعظم سے بھی آپ کے پاس استفتاو دینی ومذہبی سوالات انگریزی زبان میں آتے،آپ انگریزی زبان میں خود سے ان کے جوابات وفتاویٰ تحریر فرماتے۔آپ نے امام اہل سنت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری (۱۸۵۶ء-۱۹۲۱ء) کے بہت سے رسائل وکتب کا بھی عربی میں ترجمہ کیا،تاکہ اپنا پیغام عرب ممالک تک بھی پہنچایا جاسکے۔آپ نے بہت سے راستے بنادیئے ہیں۔اب ہمیں اسی راہ پر چل کر مزید آگے تک جانا چاہئے،اور جہاں بھر کے اہل سنت وجماعت سے تعلقات استوار کرنے چاہئے۔

آپ نے عربی ممالک، یوروپین ممالک، افریقی ممالک، امریکہ ودیگر ممالک عالم کے بھی دورے کیے۔اب ضرورت ہے کہ جن علاقوں میں حضورتاج الشریعہ کی آمدورفت جاری رہی،ان علاقوں کے علماومشائخ سے ہم اپنا ربط وتعلق قوی ومستحکم کریں اور حسب موقع وہاں پہنچنے کی بھی کوشش کریں۔اس طرح سارے جہاں کے اہل سنت وجماعت ایک لڑی میں پروئے جاسکتے ہیں۔

حضورتاج الشریعہ علامہ ازہری علیہ الرحمۃ والرضوان کی عربی وانگریزی اور اردو تصانیف کی ناتمام فہرست مندرجہ ذیل ہے۔

عربی تصانیف

(۱)الحق المبین (۲)الصحابة نجوم الاهتداء(۳)شرح حدیث الاخلاص(۴)نبذة حیاة الامام احمد رضا (۵)سد المشارع (۶)الفردة شرح القصیدة البردہ(۷)تعلیقات الازہری علیٰ صحیح البخاری (۸) تحقیق ان ابا سیدنا ابراھیم علیه السلام تارخ لا آزر (۹)مرأة النجدیة بجواب البریلویه(۱۰)روح الفوادبذکریٰ خیر العباد(صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم)(۱۱)نغمات اختر (نعتیه دیوان)(۱۲)نہایة الزین فی التخفیف عن ابی لھب یوم الاثنین (۱۳)حاشیة عصیدة الشھدة شرح القصیدة البردہ۔

اردو کتابوں کا عربی ترجمہ

حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ نے امام احمد رضا قادری قدس سرہ العزیز کی مندرجہ ذیل اردو کتب ورسائل کا عربی ترجمہ کیا۔

(۱)سبحان السبوح عن عیب کذب مقبوح (۲)دامان باغ سبحان السبوح(۳)القمع المبین لآمال المکذبین(۴)برکات الامداد لاھل الاستمداد(۵)تیسیر الماعون لسکن فی الطاعون (۶)قوراع القھار فی الرد علی المجسمة الفجار (۷)النھی الاکید عن الصلوٰة وراء عدی التقلید (۸)حاجز البحرین الواقع من جمع الصلاتین(۹)صلاة الصفا فی نور المصطفیٰ(۱۰)فقه شھنشاه وان القلوب بید المحبوب بعطاء اللہ(۱۱)اھلاك الوھابین علیٰ توھین قبور المسلمین(صیانة القبور) (۱۲)شمول الاسلام لاصول الرسول الکرام (۱۳)الھاد الکاف فی حکم الضعاف(۱۴) الامن والعلی لناعتی المصطفےٰ بدافع البلا۔

www.muftiakhtarrazakhan.com

انگریزی تصانیف

1= Asar E Qiyamat

2= Fatwa on Wearing of The Tie

3= Azharul Fatawa

4= A Just Answer to The Based Author

5= The Companions are the Stars of Guidance

6= The Pinnacle of Beauty

7= Of Pure Origin (On the Identity of Prophet Ibrahim,s Father)

عربی کتابوں کا اردو ترجمہ

حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ نے امام احمد رضا قادری قدس سرہ العزیز کی مندرجہ ذیل عربی کتب ورسائل کا اردو ترجمہ کیا۔

(۱)انوار المنان فی توحید القرآن (۲)المعتقد المنتقد مع المعتمد المستند(۳)الزلال الانقی من بحر سبقۃ الاتقی (۴)قصیدتان رائعتان(۵)عطایا القدیر فی حکم التصویر

اردو زبان میں تصانیف

(۱)ہجرت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (۲) آثار قیامت (۳)ٹائی کا مسئلہ (۴) حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد: تارخ یا آزر (۵)ٹی وی اور ویڈیو کا آپریشن مع شرعی حکم (۶) شرح حدیث نیت (۷) سنو، چپ رہو (۸) دفاع کنز الایمان (۹) تین طلاقوں کا شرعی حکم (۱۰) کیا دین کی مہم پوری ہوچکی؟ (۱۱) جشن عید میلا دالنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (۱۲) سفینۂ بخشش (نعتیہ دیوان) (۱۳) فضیلت نسب (۱۴) تصویر کا مسئلہ (۱۵) اسمائے سورہ فاتحہ (۱۶) القول الفائق بحکم الاقتداء بالفاسق (۱۷) افضلیت صدیق اکبرو فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما (۱۸) سعودی

www.muftiakhtarrazakhan.com

مظالم کی کہانی اختر رضا کی زبانی (۱۹) فتاویٰ تاج الشریعہ (المواھب الرضویۃ فی الفتاوی الازھریہ) (۲۰) چلتی ٹرین پر فرض وواجب نمازوں کی ادائیگی کا حکم (۲۱) مقدمہ: تجلیۃ السلم فی مسائل نصف العلم (۲۲) منحۃ الباری فی حل صحیح البخاری (۲۳) کفر، ایمان، تکفیر۔

عربی تصانیف کا تعارف

(۱) الفردۃ فی شرح قصیدۃ البردۃ

حضور تاج الشریعہ کی یہ بے مثال تصنیف ہے۔ امام بوصیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ: محمد بن سعید بن حماد بن عبداللہ صنہاجی مصری، شرف الدین، ابوعبداللہ (۶۰۸ھ-۶۹۶ھ-۱۲۱۲ء-۱۲۹۶ء) کا ''قصیدہ بردہ'' سارے جہاں میں مشہور ومعروف ہے۔ اس کے فوائد وبرکات اور دربار رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں اس قصیدہ کی قبولیت سے سارا عالم اسلام واقف ہے۔ اس کی بے شمار شرحیں مختلف زبانوں میں تحریر کی گئیں۔ عربی زبان میں بھی متعدد شرحیں موجود ہیں۔ مشہور مقولہ ہے:

ع/ ہر گلے را رنگ و بوئے دیگر است

ممدوح گرامی کی شرح علمی دنیا میں خوب پسند کی گئی۔ علمائے عرب نے بھی اس کی تحسین فرمائی۔ صاحبزادۂ گرامی حضرت مولانا عسجد رضا قادری نے اپنے خاص صرفے سے اسے شائع کیا۔ کتاب ۱۲۱: صفحات کی ہے۔ یہ کتاب بہت سے مدارس اسلامیہ میں داخل نصاب بھی ہے۔ یہ کتاب کی قبولیت وافادیت پر واضح دلیل ہے۔

اس کا اردو ترجمہ وشرح حضرت علامہ ارسلان رضا قادری نے ''الوردۃ شرح البردۃ'' کے نام سے تحریر فرمایا ہے۔ یہ ترجمہ مکتبہ رحمانیہ رضویہ مرکز اہل سنت بریلی شریف سے ۱۴۳۹ھ مطابق ۲۰۱۷ء میں شائع ہوا ہے۔

وجہ تصنیف بیان کرتے ہوئے حضور تاج الشریعہ قدس سرہ العزیز نے تحریر

فرمایا: ''فقد اقترح منی بعض خلص الاحباب ان اشرح لھم قصیدۃ البردۃ التی انشدھا الشیخ الامام شرف الدین البوصیری قدس اللّٰہ سرہ فانجاحًا لطلبتھم عزمت علیٰ ان اشرحھا اسعادًا لھم وتیمنًا بھذہ القصیدۃ المیمونۃ المبارکۃ متکلًا علی اللّٰہ ومستعینًا بہ وھو حسبی ونعم الوکیل''۔

(الفردۃ شرح البردۃ ص ۱۷-جامعۃ دراسات الرضا بریلی شریف)

ترجمہ: مجھ سے میرے بعض مخلص احباب نے خواہش ظاہر کی کہ میں ان کے لیے قصیدہ بردہ شریف کی شرح لکھوں، جسے شیخ امام شرف الدین بوصیری قدس سرہ العزیز نے نظم کیا تو ان احباب کی طلب کی تکمیل کے لیے میں نے اس کی شرح کا قصد کیا، انہیں باسعادت بنانے کے لیے اور اس بابرکت قصیدہ مبارکہ سے برکت حاصل کرنے کے لیے، بھروسہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ پر اور اسی سے مدد طلب کرتے ہوئے، اور وہ مجھے کافی ہے اور بہترین نگہبان ہے۔

(۲) تعلیقات الازھری علی صحیح البخاری

قرآن مجید کے بعد سب سے صحیح کتاب بخاری شریف ہے۔ علامہ ازہری نے اس پر حاشیہ تحریر فرمایا۔ مغلق مقام کی توضیح کی۔ بعض مقامات میں محدث احمد علی سہارن پوری کے حواشی کی بھی توضیح وتنقیح فرمائی ہے۔ حضرت محدث سہارن پوری علیہ الرحمہ حضرت علامہ وصی احمد محدث سورتی (م ۱۹۱۶ء) کے استاذ تھے۔ محدث سورتی علیہ الرحمہ امام اہل سنت اعلیٰ حضرت قدس سرہ العزیز کے مخلص احباب میں تھے۔ اس حاشیہ کا ایک حصہ ''نموذج حاشیۃ الازھری'' کے نام سے المجمع الرضوی ۸۲: سوداگران (بریلی شریف) سے شائع ہوا تھا۔ یہ ۴۸: صفحات پر مشتمل تھا، پھر یہ حاشیہ دو ضخیم جلدوں میں شائع ہوا۔ جلد اول میں ۴۴۱ صفحات ہیں۔ جلد دوم ۳۰۵ صفحات پر مشتمل ہے۔

امین قوم وملت حضرت پروفیسر سید محمد امین میاں برکاتی قادری دام ظلہ الاقدس

(مارہرہ مقدسہ) کی تحریک پرسال ۱۴۱۹ھ مطابق ۱۹۹۹ء میں از ہر ہند: جامعہ اشرفیہ (مبارک پور، اعظم گڈھ: یوپی) میں ''مجلس برکات'' کا قیام عمل میں آیا۔ حضور امین ملت دام ظلہ الاقدس ''مجلس برکات'' کے سرپرست ہیں، اور ممدوح گرامی جامعہ اشرفیہ مبارکپور کے بھی سرپرست ہیں۔ مجلس برکات کی جانب سے بہت سی درسی کتابیں جدید حواشی کے ساتھ شائع کی گئیں۔ یہ سلسلہ تادم تحریر جاری ہے۔ استاذ عالی المراتب حضرت علامہ محمد احمد مصباحی سابق شیخ الجامعہ وناظم تعلیمات: جامعہ اشرفیہ (مبارک پور) نے حضور تاج الشریعہ علامہ ازہری قدس سرہ العزیز سے صحیح بخاری پر حاشیہ لکھنے کی درخواست کی۔ حضرت علامہ ازہری علیہ الرحمۃ والرضوان نے کثرت مشاغل اور قلت فرصت کے باوجود اس عرضی کو شرف قبولیت عطا فرمائی۔

امام اہل سنت اعلیٰ حضرت قدس سرہ العزیز نے فتاویٰ رضویہ (جلد اول) کے خطبہ میں فقہائے مجتہدین کے اسمائے گرامی اور بہت سی فقہی کتابوں کے ناموں کا تذکرہ شامل فرمایا ہے۔ اسی طرز پر تاج الشریعہ حضرت علامہ ازہری علیہ الرحمۃ والرضوان نے حاشیہ بخاری کے خطبہ میں علم اصول حدیث کی اصطلاحات اور حدیث کے اقسام ومصطلحات کا تذکرہ انتہائی عمدگی کے ساتھ فرمایا ہے۔ افادۂ عامہ کی خاطر وہ خطبہ سپرد قرطاس کیا جاتا ہے۔

''الحمد للہ المسلسل احسانہ، المتصل انعامہ، غیر منقطع ولا مقطوع فضلہ واکرامہ، ذکرہ سند من لا سند لہ، واسمہ احد من لا احد لہ۔

فافضل الصلوات العوالی النزول واکمل السلام المتواتر الموصول، علی اجل مرسل، کشاف کل معضل، العزیز الاعز المعز الحبیب، الفرد فی وصل کل غریب، فضلہ الحسن مشھور مستفیض، وبالاستناد الیہ یعود صحیحا کل مریض، قد جائہ جودہ المزید، فی متصل الاسانید، بل کل فضل الیہ مسند، عنہ یروی والیہ یرد،

فسمو ط فضائله العلية، مسلسلات بالاولية، وكل در جيد من بحره مستخرج، وكل مدرجود فی سائله مدرج، فهو المخرج من كل حرج، وهو الجامع، وله الجوامع، علمه مرفوع، وحديثه مسموع، ومتابعه مشفوع، والاصر عنه موضوع، وغيره من الشفاعة قبله ممنوع، فاليه الاسناد فی محشر الصفوف، وامر الموقف علىٰ رأيه موقوف، حوضه المورود، لكل وارد مسعود، فيا فوز من هو منه منهل، ومعلول فيه كل علة من معلل، تزول حزبه المعتبر، والشذوذ منه منكر، وطريق الشاذ الىٰ شواظ سقر، حافظ الامة من الامور المدلهمة الذاب عنا كل تلبيس وتدليس، والجابر لقلب بائس مضطرب من عذاب بئيس، الحاكم الحجة الشاهد البشير، معجم فی مدحه كل بيان وتقرير، علوه لايدرك، وما عليه مستدرك، مقبوله يقبل، ومتروكه يترك، تعدد طرق الضعيف اليه، فمن سنته الصحاح التعطف عليه، فيجبر باعتضاده قلبه الجريح، ويرتقی من ضعفه الىٰ درجة الصحيح، مدار اسانيد الجود والاكرام، منتهی سلاسل الانبياء الكرام، صلی اللّٰہ تعالىٰ عليه وسلم، ملأ آفاق السماء واطراف العالم، وعلى آله وصحبه وكل من رج اليه وحزبه، رواة علمه ودعاة ادبه، وعلى كل من له وجادة ومناولة، من افضاله الواصلة الدارة المتواصلة، بحسن ضبط محفوظ النظام، من دون وهم ولا ايهام، ولا اختلاط بالاعداء اللئام، ما روی خبر وحوی اجازة، وغلب حقيقة الكلام مجازه: آمين"۔

(تعلیقات الازہری علی صحیح البخاری ص ۴۰،۴۱-فکر رضا آرگنائزیشن)

www.muftiakhtarrazakhan.com

(۳)سد المشارع فی الرد علی من یقول ان الدین یستغنی عن الشارع

ایک خلاف اسلام نظریہ قائم کیا گیا کہ مذہب اسلام کوشارع اسلام حضور اقدس سرور دوجہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ نظریہ خلاف اسلام ہے، اور یہود ونصاریٰ کی سازش ہے۔اس کتاب کو''دار المقطم للنشر والتوزیع ۵۰ شارع الشیخ ریحان- عابدین (القاہرۃ: مصر) نے سال ۲۰۱۱ء میں شائع کیا ہے۔یہ کتاب ۱۰۴ صفحات پر مشتمل ہے۔

حضور تاج الشریعہ علامہ ازہری نے رقم فرمایا: ''قولہ ''الدین لایحتاج الی احد حتی الی الرسول صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم قول صحیح ثابت فی الکتاب والسنۃ''۔

اقول: ھذہ دعوای ما علیھا بینۃ ولا ھی مبرھنۃ وزعمہ انہ قول صحیح ثابت دعوی باللسان، بل ھو محض البھتان وھدم لاساس الدین وسوء ادب مع اصل الایمان والدین سیدنا محمد الصادق الامین وقطع للوسیلۃ''۔

(سد المشارع فی الرد علی من یقول ان الدین یستغنی عن الشارع ص ۴)

ترجمہ: قائل کا قول: دین اسلام کسی کا محتاج نہیں، یہاں تک کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بھی محتاج نہیں، (یہ) کتاب وسنت سے ثابت صحیح قول ہے۔

جواب: یہ ایسا دعویٰ ہے کہ اس کی کوئی دلیل نہیں اور نہ ہی یہ دعویٰ قابل دلیل ہے(یعنی اس کی دلیل شریعت میں دستیاب بھی نہیں) اور اس کا دعویٰ کہ یہ صحیح ثابت قول ہے، ایک زبانی دعویٰ ہے، بلکہ یہ محض افترا ہے، اور دین کی بنیاد کو ڈھانا ہے اور ایمان ودین کی اصل حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بے ادبی ہے اور (دین کے لیے)

www.muftiakhtarrazakhan.com

وسیلہ رسول کو منقطع کرنا ہے۔

پیغمبران الٰہی کے وسیلہ کے بغیر کوئی دین بنی آدم تک نہیں پہنچا۔ رب تعالیٰ نے بنی آدم کی ہدایت ورہنمائی کے لیے حضرات انبیا ورسل علیہم الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا۔ کسی امتی کو جو کچھ شرعی احکام یا باطنی درجات ملتے ہیں، وہ ان کے نبی ورسول ہی کے وسیلہ سے حاصل ہوتے ہیں۔ حضرات انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام سے بے نیازی کا دعویٰ انتہائی غلط دعویٰ ہے۔ رب تعالیٰ نے اپنے ارشاد مبارک ''وابتغوا الیه الوسیلة'' میں اسی مفہوم کو بیان فرمایا ہے۔

(۴) الحق المبین

ابوظہبی سے جاری ہونے والے ماہنامہ ''الہدیٰ'' میں مذہب اہل سنت وجماعت کے خلاف نظریات پیش کیے گئے تھے اور خاص کر ہندوستان کے علمائے اہل سنت وجماعت کے خلاف ہرزہ سرائی کی گئی تھی۔ خصوصاً امام اہل سنت اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ والرضوان کے خلاف بے سروپا باتیں لکھی گئی تھیں۔ حضور تاج الشریعہ قدس سرہ العزیز نے اس کا رد عربی زبان میں تحریر فرمایا۔ المجمع الرضوی ۸۲ سوداگران (بریلی شریف) نے یہ رسالہ شائع کیا۔ کل صفحات ۴۸ ہیں۔

حضور تاج الشریعہ علامہ ازہری علیہ الرحمۃ والرضوان نے رقم فرمایا: ''فقد مر بنظری کلمة مولمة فی مجلة الهدی الصادرة من ابوظبی ملأی باکاذیب وافترائات علی اهل السنة وامام اهل السنة مولانا احمد رضا خان قدس سره، ولا شک ان کل هذه الاکاذیب انما تلقته المجلة من اناس من الهند، همتهم الافتراء علی اهل السنة والجماعة وعلمائها، لاسیما امام اهل الاسلام شیخ المسلمین العلامة احمد رضا خان اکرم اللّٰہ مثواه فی دار المقامة وقد زعم قائل

www.muftiakhtarrazakhan.com

هذه الكلمة مانصه:

''ظهرت فی البلاد بدعة جدیدة من بدع الطوائف الخارجة عن الاسلام والمسلمین وهی البریلویة ورداعلیه اقول :نسبتنا اهل السنة والجماعة الی البریلویة دیدن الدیوبندیة من اھل الهند''۔(الحق المبین ص ۳،۴)

ترجمہ:ابوظہبی سے جاری ہونے والے ماہنامہ ''ہدیٰ'' میں جھوٹ سے بھری ہوئی اور اہل سنت وامام اہل سنت امام احمد رضا قادری پر بہتان سے بھری ہوئی تکلیف دہ بات میری نظر سے گذری، اوراس میں کوئی شک نہیں کہ یہ تمام جھوٹی باتیں ماہنامہ نے بعض ہندوستانیوں سے پایا ہے، جن کا مقصد اہل سنت وجماعت اوران کے علما اورخاص کر امام المسلمین، شیخ الاسلام امام احمد رضا خاں (اللہ تعالیٰ جنت میں ان کو اچھا مسکن عطا فرمائے) پر بہتان تراشی کرنی ہے۔اوراس بات کے کہنے والے نے جو کہا ہے، وہ یہ ہے۔

اسلام ومسلمین سے خارج جدید جماعتوں کی بدعتوں میں سے ایک نئی بدعت ممالک اسلامیہ میں ظاہر ہوئی، اوروہ بریلویت ہے، اوراس کا رد کرتے ہوئے میں کہتا ہوں: ہم اہل سنت وجماعت کو بریلویت کی طرف منسوب کرنا اہل ہند میں سے دیوبندیوں کا طریقہ ہے۔

حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ نے اس رسالہ میں دیوبندیوں کی کفریہ عبارات تحریر فرمائیں، پھراس کا عربی ترجمہ لکھا، اس کے شرعی احکام بیان فرمائے، تاکہ اہل عرب کو دیوبندیوں کے عقائد وحقائق پر اطلاع ہوسکے۔ہندوستانی دیوبندیوں نے سارے جہاں میں ہندوستان کے مسلمانان اہل سنت وجماعت کو بدعتی بنا کر پیش کیا ہے، اور خود کو اہل سنت وجماعت کہتے ہیں، اور جب وہابیوں کے پاس جاتے ہیں تو انہی کی بولی بولنے لگتے ہیں۔اس قسم کی تحریروں کے جوابات انہی ماہناموں میں شائع ہونے چاہئے، جس میں ہمارے خلاف مضمون شائع ہوا ہو۔اگر ماہنامہ بدمذہبوں کا ہوگا، تب ہمارے جوابی

مضمون کی اشاعت کی امید کم ہے۔ ہاں، ارباب مجلہ سے گفت وشنید کی جاسکتی ہے۔ ممکن ہے کہ وہ جوابی مضمون کی اشاعت کے لیے راضی ہوجائیں۔

راقم السطور کی تحریک پر اکابرین اہل سنت وجماعت کی تائید وحمایت کے ساتھ سال ۲۰۱۲ء سے حسام الحرمین کی تصدیق جدید کا سلسلہ شروع ہوا، یہ سلسلہ تادم تحریر جاری ہے۔ سبط صدر الشریعہ حضرت مفتی فیضان المصطفیٰ قادری (گھوسی) نے فقہی سیمینار آف شرعی کونسل (بریلی شریف) منعقدہ ۱، ۲، ۳/ جون ۲۰۱۲ء میں علمائے کرام کی تصدیقات حاصل کی تھیں۔ حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ نے اپنی تصدیق میں اس رسالہ کا تذکرہ فرمایا ہے۔ ممدوح گرامی کی تصدیق مندرجہ ذیل ہے۔ افادۂ عامہ کے لیے تصدیق جدید کا سوالنامہ بھی سپرد قرطاس ہے، تاکہ حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمۃ والرضوان کے جوابات آسانی سے سمجھ میں آسکیں۔

باسمہ تعالیٰ وبحمدہ والصلوۃ والسلام علی حبیبہ الاعلی و آلہ

بخدمت اقدس حضرت.................................دام ظلہ العالی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب عنایت فرما کر عنداللہ ماجور اور عندالقوم مشکور ہوں: جزاکم اللہ خیرا الجزاء: آمین

غلام احمد قادیانی، قاسم نانوتوی، رشید احمد گنگوہی، خلیل احمد انبیٹھوی واشرف علی تھانوی، ان تمام کی صریح کفری عبارتیں متواتر ومشہور ہیں۔ مجدد دین وملت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں قادری قدس سرہ العزیز (۱۲۷۲ھ-۱۳۴۰ھ) نے ۱۳۲۰ھ/۱۹۰۲ء میں ''المعتمد المستند'' میں افراد خمسہ کے متعلق کفر کلامی کا حکم صادر فرمایا۔ یہ کتاب ۱۳۲۱ھ/۱۹۰۳ء میں پٹنہ سے چھپ کر شائع ہوئی۔ علمائے حرمین طیبین نے ۱۳۲۳ھ، ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۹۰۵ء میں اس فتویٰ کی تصدیق فرمائی۔ علمائے حرمین

طیبین کی تصدیقات ''حسام الحرمین'' میں موجود ہیں۔ایک مدت بعد شیر بیشہ اہل سنت حضرت علامہ حشمت علی خاں (۱۹۰۱ء-۱۹۶۰ء) کے مشورہ پر سال ۱۳۴۴ھ/ ۱۳۴۵ھ میں غیر منقسم ہندوستان کے دوسواڑسٹھ (۲۶۸) اکابر علمائے کرام نے امام اہل سنت کے فتویٰ کی تصدیق کی۔تمام تصدیقات ''الصوارم الہندیہ'' میں موجود ومطبوع ہیں۔

(۱) آپ مسلک دیوبند کے عناصر اربعہ: نانوتوی، گنگوہی، انبیٹھوی، تھانوی اور قادیانی کی تکفیر سے متفق ہیں یا نہیں؟

(۲) جو شخص ان افراد خمسہ کی کفریہ عبارات کے قطعی ویقینی علم اور علمائے عرب وعجم کی جانب سے ان افراد خمسہ کی تکفیر پر قطعی ویقینی اطلاع کے باوجود ان افراد خمسہ کو مومن اعتقاد کرے، وہ شخص مومن ہے یا کافر؟

سائلین: فیضان المصطفیٰ قادری مصباحی (گھوسی) طارق انور مصباحی (کیرلا)

الجواب (۱) بے شک مرتد بے دین ہیں جیسا کہ ہم نے اپنی عربی تصنیف ''الحق المبین'' میں بیان کیا: واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) بلاشبہہ ان ہی کی طرح کافر ہے۔

فقیر محمد اختر رضا قادری ازہری غفرلہ

(بموقع: فقہی سیمینار شرعی کونسل: بریلی شریف، منعقدہ ۱، ۲، ۳/ جون ۲۰۱۲ء)

استاذ گرامی حضرت علامہ محمد احمد مصباحی دام ظلہ الاقدس ناظم تعلیمات: جامعہ اشرفیہ مبارکپور نے تحریر فرمایا کہ ہندوپاک کے دیابنہ عرب جاتے ہیں تو وہاں جب اہل سنت وجماعت سے ملاقات ہوتی ہے تو خود کو سنی ظاہر کرتے ہیں اور خود کو چشتی، قادری، نقشبندی وغیرہ بتاتے ہیں اور جب وہابیوں سے ملتے ہیں تو خود کو وہابی بتاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم لوگ محمد بن عبد الوہاب نجدی (۱۱۱۵ھ-۱۲۰۶ھ) کے طریقے پر ہیں، پس جو لوگ حقیقت حال سے واقف نہیں ہیں، وہ ان کی باتوں سے فریب میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

رب تعالیٰ نے قرآن مجید میں اسی قسم کی کیفیت منافقین کی بیان فرمائی ہے کہ وہ مومنین سے ملتے تو خود کو مومن بتاتے اور مشرکین سے ملتے تو کہتے کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں۔آج یہی حال ہندوپاک کے دیوبندیوں کا ہے۔استاذ ممدوح کی تحریر مندرجہ ذیل ہے۔

{وللديوبندية مذهبان متضادان وضيعان متناقضان-مذهب فى الانبياء والاولياء وهويوافق مذهب الوهابية-و مذهب فى علماءها وكبرائها-اَنَّهُمْ يَعْلَمُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيَتَصَرَّفُوْنَ فِى الْكَوْنِ وَيَنْجُدُوْنَ فِى الشَّدَائِدِ حَالَ حَيَاتِهِمْ وَبَعْدَ مَمَاتِهِمْ وَيَجُوْزُ التَّوَسُّلُ وَالْاِسْتِغَاثَةُ بِهِمْ-فَاِذَاتَوَسَّلَ اَوْاِسْتَعَانَ اَحَدٌ مِنْ اَهْلِ السُّنَّةِ بِالْاَنْبِيَاءِ وَالْاَوْلِيَاءِ حَكَمُوْا عَلَيْهِ بِالْاِشْرَاكِ-وَاَتَوْا بِكُلِّ مَا تَمَسَّكَ به الشيخ النجدى فى كتاب التوحيد و اسماعيل الدهلوى فى تفوية الايمان-واذا ذَهَبُوْا اِلٰى شُيُوْخِهِمْ وَكُبَرَائِهِمْ او قبورهم، اِسْتَعَانُوْا بِهِمْ فِى حَاجَاتِهِمْ-وكذا صَنِيْعُهُمْ متضاد مع الفريقين-اِذَالَقُوْا اَحَدًا مِنْ اَهْلِ السُّنَّةِ فِى الْاَقْطَارِ العربية وغيرها-وله سطوة او ثروة-قَالُوْا لَهٗ: اِنَّا مَعَكُمْ-نَعْتَقِدُ التَّصَوُّفَ وَالطَّرِيْقَةَ وَالتَّوَسُّلَ وَالْاِسْتِعَانَةَ بِالْاَمْوَاتِ الصَّالِحِيْنَ وَنَحْنُ حَنفِيُّوْنَ مَذْهَبًا-نقشبنديون او جشتيون او قادريون طريقةً-و اذا لقوا الوهابية قالوا: انا معكم، نوافق شيخ الاسلام محمد بن عبدالوهاب فى عقيدته-وَنَرُدُّ عَلٰى اَهْلِ الْبِدَعِ وَالْخُرَافَاتِ وَنُقَاوِمُهُمْ دَائِمًا فى شبه القارة الهندية-فَكُلُّ مَنْ لَايَعْلَمُ سَرِيْرَتَهُمْ وَحَقِيْقَتَهُمْ يَنْخَدِعُ بِهِم-وَيَعُدُّهُمْ اَهْلَ طَرِيْقِهٖ-فَفِتْنَتُهُمْ اَكْبَرُ وَخِدَاعُهُمْ اَشَدُّ}(حدوث الفتن ص ٦١-مبارکپور)

جب سال ۱۹۹۰ء سے قبل کیرلا کے علمائے اہل سنت کے روابط وتعلقات شمالی ہند کے علمائے اہل سنت سے نہیں تھے،اس وقت بھی دیابنہ اور تبلیغی جماعت کی آمدورفت یہاں

جاری تھی اور امام اہل سنت اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ والرضوان کو قبر پرست کی حیثیت سے ان لوگوں نے یہاں متعارف کرادیا تھا۔یہاں کے بعض سنی علمانے مجھ سے خود کہا کہ پہلے ہم لوگ سمجھتے تھے کہ امام احمد رضا فرقہ قبوریہ کے امام ہیں:(کنا نعتقد ان الامام احمد رضا البریلوی امام القبوریین فی الھند)۔جب شیخ ابوبکر باقوی بانی مرکز الثقافۃ السنیہ (کالی کٹ:کیرلا) و دیگر علمائے شوافع کے روابط شمالی ہند کے علمائے اہل سنت سے ہوئے تب یہاں کے علمائے شوافع حقیقت حال سے مطلع ہوئے۔اب علمائے شوافع کی اکثریت حقیقت حال سے واقف ہے۔ہاں بعض کے روابط آج بھی دیو بندو ندوہ سے قائم ہیں۔

(۵)حقیقۃالبریلویۃ/مرأۃالنجدیۃبجواب البریلویۃ

مشہور پاکستانی غیر مقلد احسان الٰہی ظہیر نے ایک کتاب ”البریلویۃ:عقائد و تاریخ“ کے نام سے تحریر کی۔اس میں اہل سنت وجماعت کے عقائد ومعمولات پر تنقید کی گئی ہے اور ملک ہند کے علمائے اہل سنت وجماعت اور اعلیٰ حضرت قدس سرہ العزیز کے خلاف بہت سی بے بنیاد باتیں لکھی گئیں۔احسان الٰہی ظہیر نے شتر بے مہار کی طرح وہ سب کچھ کہہ دیا،جس کے سبب بعد میں اسے ذلت اٹھانی پڑی۔ہندو پاک کے بہت سے علمائے اہل سنت نے اس کا جواب لکھا۔حضور تاج الشریعہ نے عربی زبان میں اس مجموعہ ہفوات کا منہ توڑ جواب لکھا۔

آپ نے دلائل وبراہین سے ثابت کر دیا کہ احسان الٰہی ظہیر کے الزامات بے بنیاد ہیں۔یہ کتاب پہلی بار نومبر ۱۹۸۹ء میں مرکزی دارالافتا سوداگران بریلی شریف سے طبع ہوئی۔صفحات کی تعداد ۱۷۳ تھی،پھر سال ۲۰۰۹ء میں یہ کتاب دار المقطم للنشر والتوزیع ۵۰ شارع الشیخ ریحان-عابدین(القاہرۃ:مصر)سے شائع ہوئی۔اس طباعت میں صفحات کی تعداد ۲۳۲ ہے۔

تاج الشریعہ حضرت علامہ ازہری نے رقم فرمایا:”فھذہ الرسالۃ التی بین

ایدیکم تهدف الیٰ تقدیم اجابة تفصیلیة عما اورده احسان الٰھی ظهیر فی کتابه ''البریلویة: عقائد و تاریخ'' من ان الامام احمد رضا القادری البریلوی رضی اللّٰہ عنه أسس فرقة باسم ''البریلویة'' لها افکار تهدم الفکر الاسلامی و تختلف عنه تمامًا و لکن مؤلفات الامام البریلوی رضی اللّٰہ عنه تؤکد بأنه لم یات بای فکر یتصادم مع الفکر الاسلامی، بل احیا احکام الشریعة الاسلامیة باتباع سنة سیدنا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه و سلم- و ما سلک به الصحابة الکرام و التابعون العظام، و نفض الغبار عن الافکار الاسلامیة التی اسیء فهمها علی ایدی علماء الوهابیة و الدیوبندیة- و ترد علی الخرافات و الدعایات التی نشرها عامة وهابیة الهند عن الامام احمد رضا القادری البریلوی رضی اللّٰہ عنه کما تتناول بعض جوانب حیاة الامام البریلوی رضی اللّٰہ عنه و جهوده فی الرد علی البدعات و المنکرات التی انتشرت من طریق عامة المسلمین فی شبه القارة الهندیة و تلقی ضوءً اعلیٰ ما ادی الامام البریلوی رضی اللّٰہ عنه من دور بارز فی تقدیم الفکر الاسلامی القویم و توجیه الناس و ارشادهم الی جادة الصواب'' (مرأۃ النجدیہ بجواب البریلویہ ص ۱۳،۱۴)

ترجمہ: یہ رسالہ جو آپ کے ہاتھوں میں ہے، یہ اس کا تفصیلی جواب پیش کرتا ہے جو احسان الٰہی ظہیر نے اپنی کتاب ''البریلویۃ: تاریخ وعقائد'' میں تحریر کیا ہے کہ امام احمد رضا قادری نے ''بریلویت'' کے نام سے ایک نئے فرقے کی بنیاد رکھی، اس فرقہ کے افکار ونظریات اسلامی فکر کو منہدم کر دیتے ہیں، اور یہ افکار اسلامی فکر سے بالکل الگ ہیں، لیکن امام بریلوی کی تالیفات مضبوطی کے ساتھ یہ بتاتی ہیں کہ انہوں نے فکر اسلامی سے متصادم کوئی فکر پیش نہیں فرمائی، بلکہ انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت مبارکہ کی پیروی میں اور حضرات صحابہ کرام وتابعین عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے مسلک ومذہب کے اتباع

میں شریعت اسلامیہ کے احکام کو زندہ فرمایا، اور علمائے وہابیہ ودیوبندیہ کے ذریعہ جن اسلامی افکار میں غلط فہمی آچکی تھی، ان سے گرد وغبار کو دور فرمایا، اور امام احمد رضا کی تالیفات ان تمام خرافات اور جھوٹے دعووں کی تردید کرتی ہیں، امام احمد رضا قادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں ہندوستان کے وہابیہ نے عام طور پر جن افکار ونظریات کو پھیلا دیا۔ اسی طرح یہ تالیفات امام احمد رضا قادری کی حیات کے بعض گوشوں پر اور ہندوستانی علاقوں میں عام مسلمانوں کے رسوم ورواج میں پھیلی ہوئی بدعات ومنکرات کے رد وابطال کی کوششوں پر مشتمل ہیں، اور صحیح اسلامی فکر کو پیش کرنے اور راہ حق کی جانب لوگوں کو متوجہ کرنے اور رہنمائی کرنے سے متعلق امام احمد رضا کے عملی اقدام پر روشنی ڈالتی ہیں۔

(۶) الصحابة نجوم الاهتداء

اس رسالہ میں حدیث نبوی ''اصحابی کالنجوم بایهم اقتديتم اهتديتم'' پر تفصیلی بحث کی گئی ہے۔ اس مفہوم کی دیگر احادیث طیبہ کو بھی زیر بحث لایا گیا ہے۔ مذکورہ حدیث کی فنی حیثیت پر عمدہ بحث مرقوم ہے۔ یہ حدیث موضوع ہے یا غیر موضوع؟ اصول حدیث کے اعتبار سے اس کا جائزہ لیا گیا ہے۔ علمائے عرب نے بھی اس تصنیف کو سراہا ہے اور جامع ازہر مصر کے سابق شیخ الجامعہ سید محمد طنطاوی نے اس رسالہ کو پڑھ کر آپ کے قول کی تائید کی اور اسی کو اختیار کیا۔ دار المقطم للنشر والتوزيع ۵۰ شارع الشیخ ریحان۔ عابدین (القاہرۃ: مصر) نے ۲۰۰۹ھ میں یہ رسالہ شائع کیا ہے۔

حضور تاج الشریعہ علامہ ازہری قدس سرہ العزیز نے تحریر فرمایا: ''فقد عثرت لبعض الحدثاء على كلام في حديث اورده في الشفاء وهو ''اصحابي كالنجوم بايهم اقتديتم اهتديتم'' ادعى في تعليقه على الكتاب المذكور ان الحديث موضوع، ولا يتم له هذا الادعاء وها انا ذا انقل فيما يلي كلامه ثم اتبعه

بما یقطع مرامہ وباللہ استعین ھو حسبی ونعم المعین‘‘(الصحابۃ نجوم الاھتداء ص ۱۷)

ترجمہ: کتاب الشفا میں پیش کردہ حدیث ’’اصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم اھتدیتم ‘‘ سے متعلق بعض نوجوانوں کے اعتراض پر میں مطلع ہوا کہ انھوں نے کتاب مذکور پر اپنے (تحریر کردہ) حاشیہ میں دعویٰ کیا کہ یہ حدیث موضوع ہے، اور اس کا یہ دعویٰ صحیح نہیں ہے، اور یہاں میں اس کا متعلقہ کلام نقل کرتا ہوں، پھر اس کے بعد وہ لاؤں گا جس سے اس کا مقصد نیست ونابود ہو جائے گا اور میں اللہ تعالیٰ سے مدد کا طلب گار ہوں، وہ مجھے کافی اور بہترین مددگار ہے۔

(۷) تحقیق ان ابا سیدنا ابراھیم علیہ السلام تارخ لا آزر

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد کا نام تارخ ہے یا آزر؟ یہ بحث ہمیشہ معرکۃ الآراء رہی ہے۔ قرآن شریف میں ہے: ’’واذقال ابراھیم لابیہ آزر ‘‘(سورہ انعام: آیت ۷۴) اس آیت میں آزر کا ذکر ہے۔ آزر ایک بت پرست تھا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اس سے کیا رشتہ ہے؟ قرآن مجید میں اسے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا باپ بتایا گیا ہے۔ سوال ہوتا ہے کہ کیا اس عظیم پیغمبر کے والد مشرک تھے؟ تارخ کون ہیں؟ جب تحقیق یہ ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آباواجداد مومن تھے تو آزر بت پرست کیسے ہو گیا؟ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسل پاک سے ہیں۔ اگر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد بت پرست ہوں گے تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے تمام آباواجداد مومن کیسے ہو سکتے ہیں؟ اس قسم کے سوالات کے جوابات اس کتاب میں درج ہیں۔ دار المقطم للنشر والتوزیع ۵/شارع الشیخ ریحان -عابدین (القاھرۃ: مصر) نے ۲۰۰۹ء میں اسے شائع کیا ہے۔

www.muftiakhtarrazakhan.com

حضور تاج الشریعہ علامہ ازہری علیہ الرحمہ نے تحریر فرمایا: ''فھذہ عجالۃ فی آزر صدعت فیھا بالحق المبین، وزیفت بادیء ذی بدء ما یخالف الجمھور من رأی مھین، ولم ابال بما قیل وقیل، فرارًا منی عن التقلید لقدیم و حدیث، والتزامًا للدلیل حیثما وجد، فی التنزیل او الحدیث، او عند اھل التاویل، العارفین بالغث والسمین، والدلیل خیر دلیل، واللّٰہ یقول الحق ویھدی السبیل، بہ استعین ونعم المعین''۔ (تحقیق انا ابا سیدنا ابراہیم علیہ السلام تارخ ولا آزر ص۶۹)

ترجمہ: یہ آزر کے بارے میں ایک جلد لکھا جانے والا رسالہ ہے۔ میں نے اس میں روشن حق بات کو ظاہر کیا، اور جمہور کے مخالف نئی رائے لانے والے کی کمزور رائے کا بطلان کیا، اور میں نے اقوال ضعیفہ کی پرواہ نہ کی۔ قدیم وجدید کی پیروی سے پرہیز کرتے ہوئے اور دلیل کا التزام کرتے ہوئے، جہاں وہ پائی جائے، قرآن میں یا حدیث میں یا اہل تاویل کے پاس جو صحیح وغلط کو جاننے والے ہیں، اور دلیل بہتر رہنما ہے، اور اللہ تعالیٰ حق ارشاد فرماتا ہے اور راہ حق کی ہدایت فرماتا ہے۔ اللہ ہی سے میں مدد طلب کرتا ہوں اور وہ بہترین مددگار ہے۔

(۸) نہایۃ الزین فی التخفیف عن ابی لھب یوم الاثنین

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پیر کے دن پیدا ہوئے۔ ولادت اقدس کی خوش خبری ابولہب کی لونڈی ثویبہ نے اسے دی۔ اسی خوشی میں ابولہب نے ثویبہ کو آزاد کر دیا۔ اس عمل کی وجہ سے پیر کے دن ابولہب کے عذاب میں تخفیف ہوتی ہے۔ بعض حضرات نے اس روایت کے بارے میں کہا کہ یہ جھوٹ ہے۔ اس پر تاج الشریعہ نے اپنی تحقیق پیش کی ہے۔ یہ کتاب ۱۴۳۳ھ مطابق ۲۰۱۲ء میں شائع ہوئی۔

مدینہ منورہ میں آپ سے یہ سوال ہوا تھا۔ آپ نے خطبہ میں تحریر فرمایا: ''فقد

سئلت و انا بالمدینۃ المنورۃ یوم الاحد ۱۸ / ذی الحجۃ ۱۴۳۱ھ الموافق ۲۸ /نومبر ۲۰۱۰ء عما یزعمہ المعترض علی ما ورد فی الحدیث عن ثویبۃ مرضعۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم التی اعتقھا ابو لھب مستبشرًا بمولد النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم و انہ یخفف عنہ العذاب یوم الاثنین لذلک، زعم المعترض ان الحدیث کذب لما زعم من معارضۃ الآیات و الاجماع"۔

(نہایۃ الزین فی التخفیف عن ابی لھب یوم الاثنین)

ترجمہ: مدینہ مقدسہ میں بروز اتوار ۱۸ ذی الحجہ ۱۴۳۱ھ مطابق ۲۸ نومبر ۲۰۱۰ء کو مجھ سے اس پر اعتراض کرنے والے کے بارے میں سوال ہوا جو حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو دودھ پلانے والی حضرت ثویبہ رضی اللہ تعالٰی عنہا، کی حدیث میں آیا، جنہیں ابولہب نے حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی ولادت مبارکہ کی خوشی میں آزاد کردیا تھا اور اس وجہ سے پیر کے دن ابولہب کے عذاب میں تخفیف کردی جاتی ہے۔ معترض نے کہا کہ یہ حدیث جھوٹی ہے، کیوں کہ اس نے آیات و اجماع کے معارض ہونے کا گمان کیا۔

(۹) شرح حدیث الاخلاص

حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی حدیث مبارک ''الاعمال بالنیات'' کی تشریح پر یہ رسالہ مشتمل ہے۔ المجمع الرضوی ۸۲ / محلہ سوداگران (بریلی شریف) سے یہ رسالہ شائع ہوا۔ یہ ۳۴ صفحات پر مشتمل ہے۔

علامہ ازہری قدس سرہ العزیز نے حدیث نبوی نقل کرنے کے بعد تحریر فرمایا: ''ھذا الحدیث اصل عظیم فی الدین، فیہ الترغیب للمرء و التلقین لحسن النیۃ و الاخلاص، لاسیما الطالب لعلم الحدیث کان الدخول فی منھج الطلب لھذا العلم الشریف لہ حکم الھجرۃ الی اللہ ورسولہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فکما ان الاخلاص شرط فی الھجرۃ الی اللہ و الرسول کذلک ھو شرط

ھھنا"۔ (شرح حدیث الاخلاص ص ۴)

ترجمہ: یہ حدیث دین اسلام کا ایک عظیم قانون ہے۔ اس میں انسان کو (عموماً) اور خاص کر علم حدیث کے طلب گار کو حسن نیت اور اخلاص کی ترغیب وتلقین ہے۔ گویا کہ اس علم شریف کی طلب میں داخل ہونے کا حکم اللہ ورسول (عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی جانب ہجرت کا حکم ہے، پس جیسے اللہ ورسول (عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی جانب ہجرت میں اخلاص شرط ہے، اسی طرح یہاں بھی اخلاص شرط ہے۔

(۱۰) نبذۃ حیاۃ الامام احمد رضا

عربی زبان میں امام اہل سنت اعلیٰ حضرت محدث بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان کی مختصر سوانح عمری حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ نے تحریر فرمائی تھی۔ علامہ موصوف نے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ والرضوان کی بہت سی کتابوں کا عربی ترجمہ کیا ہے۔ یہ سوانحی رسالہ ان کتابوں کے شروع میں شامل اشاعت کرلیا گیا ہے۔ علمائے عرب تک امام اہل سنت قدس سرہ العزیز کا مختصر تعارف پہنچانے کی یہ ایک کوشش تھی۔

(۱۱) نغمات اختر

حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمۃ والرضوان کا نعتیہ دیوان ''سفینۂ بخشش'' کے نام سے کئی سالوں قبل طبع ہوا ہے۔ یہ مجموعہ ہندو پاک میں مشہور ومقبول ہے۔ اس مجموعہ میں زیادہ تر نظمیں اردو زبان میں ہیں۔ فارسی اور عربی زبان میں بھی چند نظمیں ہیں۔ آپ کی عربی نعتوں اور عربی منظومات کا ایک مستقل مجموعہ ''نغمات اختر'' کے نام سے ہے۔

مختلف زبانوں میں تحریر وتقریر

آپ متعدد زبانوں میں تحریر وتقریر میں کامل مہارت رکھتے تھے۔ استاذ رفیع الدرجات محدث کبیر حضرت علامہ ضیاء المصطفیٰ قادری (گھوسی) دام ظلہ القوی تحریر فرماتے ہیں:

www.muftiakhtarrazakhan.com

”اللہ تعالیٰ نے آپ کو کئی زبانوں پر ملکہ خاص عطا فرمایا ہے۔زبان اردو تو آپ کی گھریلو زبان ہے اور عربی آپ کی مذہبی زبان ہے۔ان دونوں زبانوں میں آپ کو خصوصی ملکہ حاصل ہے۔جس پر آپ کی اردو اور عربی نعتیہ شاعری شاہد عدل ہیں۔آپ کے برجستہ اور فی البدیہ نعتیہ اشعار فصاحت و بلاغت، حسن ترتیب اور نعت تخیل میں کسی کہنہ مشق استاد کے اشعار سے کم درجہ نہیں ہوتے۔

عربی کے قدیم و جدید اسلوب پر آپ کو ملکہ راسخ حاصل ہے۔آپ کی خطابت وشاعری اور اردو ترجمہ نگاری کسی پختہ کار عربی ادیب کے ادبی کارناموں پر بھاری نظر آتی ہے۔جامعہ ازہر کے دور تحصیل میں جب آپ کا عربی کلام ازہر کے شیوخ سنتے تو کلام کی سلاست ونزاکت اور حسن ترتیب پر جھوم اٹھتے ،اور کہتے تھے کہ یہ کلام کسی غیر عربی کا محسوس ہی نہیں ہوتا۔یہ واقعہ میرے سامنے ہی کا ہے کہ زمبابوے میں ایک مصری شیخ نے آپ کے حمدیہ اشعار سنے تو بہت محظوظ ہوئے اور اس کی نقل کی فرمائش بھی کر ڈالی۔

میں نے انگلینڈ، امریکہ، ساؤتھ افریقہ ،زمبابوے وغیرہ میں برجستہ انگریزی زبان میں تقریر و وعظ کرتے دیکھا ہے، اور وہاں کے تعلیم یافتہ لوگوں سے آپ کی تعریفیں سنی ہیں اور یہ بھی ان سے سنا کہ حضرت کو انگریزی زبان کے کلاسیکی اسلوب پر عبور حاصل ہے“۔

(تجلیات تاج الشریعہ :ص ۷۴-رضا اکیڈمی ممبئی)

اللہ تعالیٰ مرکز اہل سنت بریلی شریف کو شرف و بزرگی عطا فرمائے اور امام اہل سنت اعلیٰ حضرت قدس سرہ العزیز کی نسل پاک میں ہمیشہ لعل و گوہر پیدا فرمائے ،تاکہ وہ مذہب اہل سنت و جماعت کی صالح رہنمائی کرتے رہیں اور مسلمانان ہند و پاک کے ایمان وعقیدہ کا تحفظ جاری رہے: آمین بجاہ النبی الکریم علیہ وعلیٰ آلہ الصلوات والتسلیم

☆☆☆